مسئلہ کشمیر، وزیر اعظم کا جنرل اسمبلی سے خطاب اور بھارتی جنگی جنون

سید محمد کفیل بخاری

وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ: عالمی برادری مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے بھارت پر دباؤ ڈالے، دنیا اپنے وعدے پورے کرے، یہ تنازعہ طے کیے بغیر خطے میں امن ممکن نہیں، مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کے خلاف ورزیوں کے شواہد دیں گے۔ اقوام متحدہ وادی کو غیر فوجی علاقہ قرار دے، قابض بھارتی فوج کے ہاتھوں بے گناہ کشمیریوں کی شہادت، پیلٹ گن سے زخمی کرنے اور مظالم کی تحقیقات کے لیے کمیشن بھیجا جائے۔ بڑی طاقتوں کی محاذ آرائی سے دنیا کو خطرات کا سامنا ہے بھارت کے ساتھ امن اور کشمیر سمیت ہر مسئلے کے لیے غیر مشروط مذکرات کے لیے تیار ہیں۔ پاکستان ذمہ دار ایٹمی ملک اور نیوکلیئر گروپ کی رکنیت کا حق دار ہے، پڑوس میں ہتھیاروں کے ذخائر نظر انداز نہیں کر سکتے''۔

نواز شریف کا خطاب قومی امنگوں کا ترجمان، مظلوم کشمیریوں کی آواز اور جذبات کا غماز ہے۔ عین اسی روز امریکی ایوان کی ذیلی کمیٹی برائے دہشت گردی کے چیئر مین ''ٹیڈپو'' اور کانگریس کے رکن ''ڈینا روہرا بیچر'' نے بھارت کو خوش کرنے کے لیے ''پاکستان سٹیٹ سپانسر آف ٹیررازم ایکٹ'' کے عنوان سے ایک بل کانگریس میں پیش کیا جس میں پاکستان کو دہشت گردوں کا مددگار قرار دینے اور ایٹمی پروگرام بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

تاریخی حقائق اور شواہد کی رو سے یہ بات طے شدہ ہے کہ امریکہ کسی کا دوست نہیں، ایک مسلمان کی حیثیت سے قرآن کے اس فرمان پر ہمارا پختہ ایمان ہے کہ:

''اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ تمھارے دوست نہیں یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں''۔

نائن الیون کے بعد ہمارے حکمرانوں نے جس طرح امریکہ کا ساتھ دیا اور حکم برداری کی، اس کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے کہ سب کچھ ماننے کے باوجود ''ڈومور'' کا سلسلہ جاری ہے۔

برہان وانی کی شہادت کے بعد کشمیر میں جدوجہد آزادی نے زور پکڑا ہے تو بھارتی مظالم میں بھی شدت آگئی۔ بھارتی حکمران کشمیری حریت پسندوں کو دہشت گرد قرار دے کر ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں، سوال یہ ہے کہ بھارت بھگت سنگھ کو آزادی کا ہیرو قرار دیتا ہے تو وانی شہید اور حریت پسند دہشت گرد کیوں..؟

18 ستمبر 2016ء کو مقبوضہ کشمیر میں اڑی فوجی ہیڈ کوارٹر پر حملے کے نتیجے میں 18 بھارتی فوجی ہلاک ہوگئے، مودی سرکار نے حسب سابق اس حملے کا الزام پاکستان کے سر تھوپ دیا، ثبوت مانگے تو آئیں بائیں شائیں کرنے لگے۔ ادھر کشمیر اور

بعض دیگر علاقوں میں وسیع پیمانے پر فوج بھیج کر یونہی توپوں ،ٹینکوں کے رخ پاکستان کی طرف کردیے،مودی سرکار نے گیدڑ بھبکیاں دے کر جنگی ماحول پیدا کرنے، پاکستان کو ڈرانے دھمکانے اور خوف وہراس پھیلانے کی بزدلانہ حرکتیں شروع کردیں۔

اللہ کا شکر ہے کہ پاکستان کا دفاع سنجیدہ سپاہیوں کے ہاتھ میں ہے، ہمارے سپہ سالار جنرل راحیل شریف نے دودن کی فوجی نقل وحمل، پاکستانی ائیرفورس کے شاہینوں کی موٹروے پر اڑانوں اور اللہ اکبر کے لافانی نعروں کی گونج سے بھارتی نیتاؤں کے غباروں سے ہوا نکال دی ہے، انہوں نے پوری جرأت وبہادری سے للکارتے ہوئے کہا:

”وطن کے چپے چپے کا ہر قیمت پر دفاع کریں گے ہماری بہادر افواج ان شاء اللہ کسی بھی خطرے کا منہ توڑ جواب دیں گی، ملکی سلامتی کے لیے آخری حد سے بھی آگے جائیں گے، دشمن کی ہر چال کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں سرحدیں محفوظ ہیں، قوم اطمینان رکھے“۔

مودی کا یہ کہنا کہ: ”پاکستان کو تنہا کردیں گے“ یہ خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوگا ،اصل میں پاک چین راہداری منصوبہ، امریکہ اور اس کے حاشیہ بردار ملکوں کے لیے بڑا چیلنج ہے۔ امریکہ، بھارت اور افغانستان کی تکڑم سی پیک کو ناکام بنانا چاہتی ہے۔

امریکہ، بھارت دفاعی معاہدہ خطے میں نئی جنگ اور گریٹ گیم کا حصہ ہے جس میں افغانستان کا کردار بیگانی شادی میں ”عبداللہ“ دیوانہ سے زیادہ کچھ نہیں، چاہ بہار بندرگاہ کا منصوبہ بھی سی پیک کو ناکام بنانے کی سازش ہے۔

امریکہ نے بھارت کو اپنا سب سے اہم فوجی پارٹنر قرار دیا ہے، 2007ء سے اب تک بھارت امریکہ سے 14 ارب ڈالر کے فوجی معاہدے کر چکا ہے۔اس گریٹ گیم کے مقابلے میں پاکستان کے دفاعی اداروں کی کامیاب دفاعی پالیسیوں نے ”بین الاقوامی گیمرز“ کی نیندیں حرام کردی ہیں دہشت گردی کا خاتمہ، پاک چین اقتصادی راہداری منصوبہ اور اب پاک روس مشترکہ فوجی مشقیں دنیا کو مضبوط ومستحکم پاکستان کا پیغام ہیں، پوری پاکستانی قوم وطن کے دفاع وسلامتی کے لیے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے، قوم اپنی بہادر افواج اور ریاست کے شانہ بشانہ ہے۔

ہمیں اعتماد ہے کہ ملک کی جغرافیائی سرحدیں محفوظ ہیں، پاکستان قائم رہے گا اور دشمن اس کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتے ،لیکن حکمرانوں سے یہ کہنا ہے کہ ملک کی نظریاتی سرحدوں کا بھی تحفظ کریں جس بنیاد پر پاکستان بنا اس کا تحفظ سب سے اہم ہے۔ بنیاد جتنی مضبوط ہوگی تو عمارت اس سے زیادہ مضبوط اور پائیدار ہوگی ،دین اسلام ہی پاکستان کی بنیاد، پہچان اور شناخت ہے۔

بانی پاکستان جناب محمد علی جناح نے اپنی بیسیوں تقریروں میں قیام پاکستان کے اس مقصد کو واضح کیا کہ ”نفاذ اسلام“ ریاست کا مقصد ہے۔ حکمران اس مقصد کو یاد رکھیں اور اپنے عہد اقتدار میں اس مقصد کو پورا کردیں یہ آئین پاکستان کا تقاضا بھی ہے اور قوم کا متفقہ مطالبہ بھی۔